REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۴ — شمارہ ۱۷

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۱ ربیع الآخر ۱۳۹۵ ہجری — ۲۴ شہادت ۱۳۵۴ ہش — ۲۴ اپریل ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۵ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ
"بخار تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب نہیں ہے۔ البتہ ہنوز کمزوری ہے۔"
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۱ شہادت (اپریل)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں الحمد للہ۔

● — حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۰ اپریل۔ آج مکرم نذیر احمد صاحب ملا ٹیشین ربوہ سے زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کے لئے قادیان تشریف لائے۔

قادیان میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

علمائے سلسلہ کی معلوماتی تقاریر

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی

قادیان ۱۷ شہادت (اپریل)۔ آج مقامی طور پر لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب پوری شان سے منائی گئی۔ جس میں تمام مرد و زن نے شرکت کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کا ثبوت دیا۔

جلسہ کی کارروائی ٹھیک نو بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد مکرم مولوی نور الاسلام صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک اور عزیز عبد الخالق صاحب ملکانہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد تقریری پروگرام شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ عنوان

آنحضرت صلعم کی قوتِ برداشت

تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ برداشت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے ہمارے آقا سرورِ دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ برداشت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ کس قدر ہوسکتی ہے۔ آپ نے قریشِ مکہ کے آنحضرت صلعم کے بارے میں دعویٰ نبوت سے قبل کے خیالات جبکہ وہ آپؐ کو صدیق و امین کہہ کر پکارتے اور آپؐ کا احترام کرتے تھے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جب خدائی حکم کے تحت آپؐ نے تمام اقرباء کو مکہ کی ایک پہاڑی کے دامن میں جمع کیا اور ان تک اللہ کا پیغام پہنچایا تو آپؐ کو کہا گیا کہ "تَبًّا لَکَ اَلِھٰذَا جَمَعْتَنَا"۔ اسی طرح سے واقعہ سفرِ طائف۔ صلح حدیبیہ، واقعہ فتح مکہ، اور دوسرے بہت سارے واقعات پیش کرتے ہوئے جو کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ برداشت کو نہایت شاندار رنگ میں ظاہر کرتے تھے آپ نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

دوسری تقریر خاکسار عنایت اللہ منڈاشی کی زیرِ عنوان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقامت واقعات کی روشنی میں

تھی۔ خاکسار نے اپنی تقریر کے ابتداء میں بتایا کہ خدا کی طرف سے آنے والے ہر نبی اور رسول کی مخالفت کی گئی۔ اسے اور اس کے مشن کو برباد کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور ان کے ماننے والوں کو صبر و استقامت عطا فرمایا اور اپنے وعدے کے مطابق کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہوا کریں گے انہیں غلبہ بخشا۔ اور پھر آنحضرت صلعم کے ساتھ مکہ میں پیش آنے والے وہ واقعات جن میں آپ کو تکالیف اور ایذائیں پہنچائی گئی تھیں۔ مثلاً یہ کہ آپ کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ اور آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو شعب ابی طالب میں تین سال تک محصور رکھا گیا تھا۔ اس قسم کے اور چند واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلعم کا صبر و استقامت ایسا بے مثال تھا کہ جس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی۔ آخر میں واقعہ ہجرت بیان کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد عزیز وحید الدین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

تیسری تقریر مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد کی زیرِ عنوان

عورتوں پر رحمۃ للعالمین صلعم کے احسانات

تھی۔ آپ نے اپنی تقریر کے ابتداء میں بتایا کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل طبقہ اناث پر ہر قسم کے ظلم و ستم ڈھائے جاتے تھے۔ اس کے ہر قسم کے حقوق تلف کئے جاتے تھے۔ تورات اور وید کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ عورت کو خدا کی عبادت کرنی منع تھی۔ عبادت گاہ میں اس کا جانا گناہ خیال کیا جاتا۔ لیکن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکر اعلان کیا کہ عورتوں کے حقوق بھی مردوں کے مساوی ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

قادیان ۲۱ اپریل۔ ہفتہ زیرِ اشاعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو اچانک شدید بخار آجانے کی اطلاعات شائع ہوئیں جو محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی رپورٹ کے مطابق حسب ذیل ہیں:—

ربوہ ۷ اپریل۔ "سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو دن بھر بخار رہا۔ اور شام کے وقت انتہائی شدت کے ساتھ لرزہ طاری ہوگیا۔ جو پون گھنٹے تک رہا۔ یہ تکلیف اس قدر شدید تھی کہ سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اس لرزہ کے بعد بخار یکدم تیز ہوکر ۱۰۵ ڈگری تک ہوگیا اور رات بارہ بجے بخار کی شدت کم ہوئی۔"

۸ اپریل۔ "صبح بخار نارمل ہوگیا۔ مگر پھر بعد دوپہر بڑھنا شروع ہوگیا۔ اور ۱۰۲ ڈگری تک چلا گیا۔ خون کے ٹیسٹ کرنے پر جسم میں انفیکشن بھی ثابت ہوئی ہے۔"

۱۱ اپریل۔ "کل دن بھر بخار رہا۔ زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۱۰۲ تک گیا۔"

۱۲ اپریل۔ "کل خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار نارمل رہا۔ مگر کمزوری بہت ہے۔"

اس کے بعد کی اطلاع اوپر اخبار احمدیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر حال میں حافظ و ناصر رہے آمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ شہادت ۱۳۵۴ ہش

1975 APRIL 24
1 — 2

جناب عامر عثمانی ایڈیٹر تجلّی دیوبند کی پونا میں اچانک وفات!

بمبئی اور دہلی کے اخبارات جو ہفتہ زیر اشاعت یہاں موصول ہوئے ہیں ان میں شائع شدہ خبروں کے مطابق جناب عامر عثمانی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ تجلّی دیوبند مورخہ ۱۲/۱۳ اپریل کی درمیانی شب کو پونا میں ایک مشاعرے میں نظم سناتے ہوئے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے راہیٔ ملکِ عدم ہو گئے اور روز نامہ انقلاب بمبئی ۱۴ اپریل کی خبر کے مطابق کل انہیں بمبئی کے ناریل باڑی قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

اخبار دعوت دہلی ۱۴ اپریل میں شائع شدہ خبر کے مطابق جناب عامر صاحب بمبئی کے ایشیائی مشاعرے میں شرکت کے لئے گئے تھے جہاں ۱۱ اپریل کے مشاعرے میں شریک ہو کر پونا کے مشاعرے میں گئے، بتایا جاتا ہے کہ وہاں انہوں نے اپنا کلام شروع کیا اور ابھی دو شعر ہی پڑھنے پائے تھے کہ دل کا دورہ پڑا۔ اور انہوں نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ "ابھی پندرہ دن پہلے انہیں دل کا سخت دورہ پڑا تھا۔ لیکن اس وقت وہ سنبھل گئے۔" لیکن پونا کے مشاعرہ میں پڑنے والا دورہ اُن کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔ "موصوف مولانا شبیر احمد عثمانی کے بھتیجے تھے۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۵۲ سال تھی۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ چھ بچیاں ایک لڑکا اور ایک بھائی چھوڑ گئے۔"

"ان کی اس طرح پر اچانک موت کو امیر جماعت اسلامی ہند نے دینی اور علمی حلقوں کا ایک بڑا حادثہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح سید علی گیلانی صاحب ایم۔ ایل۔ اے کشمیر نے کہا یہ خبر ہند و پاک کے تمام علم دوست حضرات پر بجلی کی طرح گرے گی اور بڑی مشکل سے یہ یقین کرنا ہوگا کہ . . . . . مولانا عامر اب دُنیا میں نہیں رہے۔ ان کی اچانک موت ہم سب کے لئے بہت بڑا المیہ ہے۔"

(دعوت دہلی ۱۴/۴/۷۵ صلہ)

یہ ہے اس شخص کی زندگی کے آخری لمحات کی مختصر کیفیت اور ناگہانی موت پر اُن کے متعلقین کے عبرت انگیز وحسرت بھرے تاثرات کا خلاصہ جو چند ہی ماہ قبل احمدیت کے خلاف خاص زور و شور سے اٹھا، احمدیوں کی تکفیر کے مسئلہ میں نہایت درجہ جوش و خروش دکھاتے ہوئے جماعت کی مخالفت میں بہت بڑے عزائم رکھتا تھا۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے ناکامی اور نامرادی کے ساتھ دنیا سے چل بسا۔!!
اُدھر احمدیت کا کارواں بفضل اللہ تعالیٰ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اور ہر نیا دن اس کے لئے نئی کامیابیوں اور بشارتوں کا سبب بن کر طلوع ہوتا ہے۔ اور معاندینِ احمدیت کی حسرتوں میں اضافہ کا موجب بنتا ہے — !! اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی النُّھٰی !!

اگرچہ موت ایک حتمی امر ہے۔ جو انسان بھی اس دنیا میں آیا ایک نہ ایک دن اس نے بہر حال مرنا ہے۔ اس لئے انسانی رشتہ کے سبب ہمیں عامر صاحب کی ناگہانی اور مسافرت کی المناک موت پر افسوس بھی ہے اور اُن کے اعزہ و اقرباء سے دلی ہمدردی بھی کہ وہ لوگ ان کی سرپرستی سے محروم رہ گئے۔ لیکن اس ناگہانی موت سے صرف چند ماہ قبل ہی جو وطیرہ انہوں نے احمدیت کی مخالفت اور منافرت میں اختیار کر رکھا تھا وہ کوئی اچھے نتائج پر منتج نظر نہیں آرہا تھا۔ تہذیب و شرافت اور اخلاقی دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کسی بھی خیال اور نظریہ کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کرنا ہر شخص کا حق ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ان کا اشہبِ قلم ایسا بے لگام چلتا رہا کہ کسی طرح کے ضابطہ اخلاق و شرافت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے سب کو اندھا دھند روندتا چلا گیا۔

دیگر مخالف علماء کی طرح جب انہیں بھی جماعت کی مخالفت کا شوق چرایا تو بڑے عزائم لے کر اُٹھے جن کا تذکرہ اخبار بدر کے صفحات میں تفصیل سے ہو چکا ہے۔ اور حسبِ ضرورت ہوتا رہے گا۔ انہیں میں سے ان کا وہ بڑا بول بھی ہے جو ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں "احوالِ واقعی" کے زیر عنوان بایں الفاظ بولا:-

"اس شمارے کے بہت کافی صفحات قادیانیت کے تجزیہ و تحلیل میں صرف ہو گئے ہیں۔ اور آگے کو کچھ مدت تک ایسا ہی ہوگا۔ اس کی وجہ ظاہر ہے پاکستان میں ہزیمت پا جانے کے بعد اب قادیانیت کی پناہ گاہ اپنا ہندوستان ہی ہو سکتا ہے . . . . . بہت زیادہ اندیشہ ہے کہ اس فاسد و باطل آئیڈیالوجی کا زہر ہمارے سادہ لوح اور کم علم بھائیوں کے ذہنوں میں بھی کچھ نہ کچھ سرایت کر ہی جائے۔ لہذا فریضہ ہوتا ہے کہ دلائل کی روشنی ڈال کر اپنے بھائیوں کو گمراہی سے بچانے کی سرگرم کوشش کریں۔"

اسی مقام پر آگے چل کر لکھا:-

"ہم جانتے ہیں کہ قادیانی فنکار جن مخصوص دلائل سے اپنے فکرِ باطل کو سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں میں اتارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ان کا علمی و منطقی تجزیہ تجلّی کے صفحات میں آجائے۔ **تاکہ کوئی بھی مسلمان قادیانیت کے ظاہر فریب استدلال کے پھندے میں نہ پھنسنے پائے۔**"

ہم نے اسی وقت انہیں اُن کے پیشرو معاندینِ احمدیت کی ناکامی و نامرادی اور پھر اس پر اُن کے اپنے ہمخیال ایک مولوی صاحب کے الفاظ میں اس حقیقت کا کھلا اعتراف یاد دلاتے ہوئے اس روش سے باز رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ اور واضح کر دیا تھا کہ احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ وہی اس کا حافظ و ناصر اور والی ہے۔ کسی بھی مخالف اور معاند کی مجال نہیں کہ اسے نیست و نابود کر سکے۔ آپ جیسے کئی مخالف اُٹھے اور وقتی طور پر جوش و خروش دکھا کر اس جہاں سے خائب و خاسر گزر گئے۔ آپ کو اُن کے انجام سے عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔ مگر افسوس کہ وہ باز نہ آئے۔ بلکہ پہلے سے زیادہ شوخی کے ساتھ مزید دو تین ماہ احمدیت کی مخالفت میں اپنے ماہنامے کے ورق سیاہ کرتے رہے۔ مگر بالآخر ۱۲/۱۳ اپریل کی درمیانی شب کو جس حالت میں اپنے انجام کو پہنچے اُن کی یہ صورت بھی عبرت اور حسرت کے لحاظ سے دوسرے معاندینِ احمدیت سے کسی صورت میں کم نہیں —!!

یوں تو جب سے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد پڑی، اس وقت سے ہی مخالفت کا سلسلہ جاری ہے۔ لیکن حالیہ مخالفت ایک بین الاقوامی سطح کی مخالفت تھی اور احمدیت کو مٹا دینے کے لئے ایک طے شدہ منصوبہ تھا۔ چنانچہ جن دنوں پاکستان میں ہمارے بے گناہ احمدی بھائیوں کو از راہِ ظلم و تعدی شہید کیا جا رہا تھا، اُن کے گھر بار اور جائدادوں کو لوٹا اور نذرِ آتش کیا جا رہا تھا، قرآن کریم کی بے حرمتی اور مساجد کے مسمار کئے جانے کی گھنونی کارروائیاں 'خدمتِ اسلام' کے نام پر کی جا رہی تھیں، اسی وقت حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو روح پرور پیغام جماعت کو دیا اس کا ایک حصہ تو یہ تھا کہ صبر کرو اور دعائیں کرو۔ صبر کرو اور دعائیں کرو۔ اور دوسرا یہ کہ اس طرح پر ظلم و تعدی کرنے والوں کے حق میں بد دعا نہ کرو۔ چنانچہ احمدیوں نے اپنے محبوب امام ہمام کی اس بات کو سر آنکھوں پر رکھا اور نہایت شاندار طریق سے ہر قسم کی مالی، جانی بلکہ جذبات کی بھی قربانی اسی طرح کر دکھائی جس طرح کہ ہر زمانہ میں روحانی جماعتوں کا طریق رہا ہے —!!

یہ تو اس مظلوم جماعت کے عمل اور کردار کی بات ہے، لیکن وہ عرش کا مالک خدا جو دنیا میں ظلم کو پسند نہیں کرتا اور ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے، جب اس کا غضب بھڑکتا ہے تو جو لوگ اس کا نشانہ بنتے ہیں وہ تو اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن دوسروں کے لئے وہ صورتِ حال عبرت اور موعظت کا سامان بن جایا کرتی ہے۔ بشرطیکہ اس سے عبرت حاصل کی جائے۔ چنانچہ انہیں دنوں میں حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کو جماعت احمدیہ کی ترقی اور سربلندی کی عظیم الشان بشارتوں کے ساتھ ساتھ زمین پر غضبِ الٰہی کے بھڑکنے کی خبریں بھی، الہامِ الٰہی کے ذریعہ دی جاتی رہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک یہ بھی تھی:-

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰىهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا

یعنی خدا تعالیٰ نے ان پر ان کے گناہوں کی پاداش میں ایسی ہلاکت نازل کی کہ زمین کے برابر کر دیا۔ اور ایسی ہلاکت نازل کرتے وقت تمہارے خدا کو اس کے عواقب کا کچھ بھی خوف نہیں ہوتا کہ غضبِ الٰہی کا مورد بن جانے والوں کے پسماندگان کو پھر کس ابتر حالت سے دوچار ہونا پڑے گا۔

حضور انور کا یہ الہام اگرچہ چند ماہ پہلے کا ہے تاہم اخبار بدر مجریہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں شائع ہو چکا ہوا ہے۔ اس کے بعد دنیا میں رونما ہونے والے بہت سے عجیب و غریب حالات نے ان الٰہی پیشگوئیوں کی حرف بحرف تصدیق کر دی۔ جن کی تفصیل میں جانے کی اس وقت گنجائش نہیں۔ صرف اشارہ ہی کافی ہے۔ اخبارات میں شائع ہونے والی اور ریڈیو سے سُنی جانے والی خبروں کے مطابق اکیلے کوہستان قراقرم کے زلزلہ میں ۱۵ ہزار گھر اس طرح زمین بوس ہو گئے کہ ان کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ اسی طرح بعض نامور شخصیتیں ناگہانی طور پر اس جہاں سے کوچ کر گئیں۔ کئی جگہ بڑی اتھل پتھل ہوئی جن کی تفصیل موجبِ طوالت ہے۔ مگر ساتھ ہی باعثِ عبرت بھی۔!! دریں اثناء خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کا قدم برابر ترقی کی طرف اُٹھتا چلا گیا۔ اور اس کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا گیا ہے چنانچہ ایک روایت کے مطابق صرف دسمبر ۱۹۷۴ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پندرہ ہزار نفوس نے بیعت کرکے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اور اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے جو ایمان افروز جلوے بیرونی ممالک میں جماعت کی طرف سے خدمت و اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں ظاہر ہو رہے ہیں ان کا کسی قدر ذکر گزشتہ سے پیوستہ اشاعتِ بدر میں ہو چکا ہے۔

اِن غیر متوقع حالات کو دیکھ کر بعض معاندینِ احمدیت نے عجیب و غریب مفتریانہ پروپیگنڈے شروع کر رکھے ہیں۔ مثلاً فلاں جگہ اتنے احمدیوں نے احمدیت کو ترک کر دیا! فلاں ملک کا احمدیہ دار التبلیغ "مسلمانوں" کے حالیہ فیصلہ سے شدید طور پر متاثر ہوا ہے۔ مگر یہ سب باتیں سراسر دروغ بے فروغ ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱)

خطبہ نکاح

خصوصیت سے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے

ہماری جدّوجہد کسی ذاتی یا جماعتی فائدہ کے لئے نہیں بلکہ محض غلبۂ اسلام کے لئے ہے

مورخہ ۲۲ر فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۳ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل سات نکاحوں کا اعلان فرمایا :۔

۱۔ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ المصور صاحبہ بنت محترم میر سید داؤد احمد صاحب مرحوم ومغفور کا نکاح محترم ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

۲۔ محترمہ صاحبزادی نزہت عزیز صاحبہ بنت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ ربوہ کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ابن حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

۳۔ محترمہ امۃ المجید شاہدہ صاحبہ بنت مکرم محمد محسن خان صاحب دُرّانی ربوہ کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب ابن حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

۴۔ محترمہ انیسہ شکور صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب ملتان چھاؤنی کا نکاح مکرم صلاح الدین صاحب ایوبی ابن مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم کے ساتھ تین ہزار ایک روپے حق مہر پر۔

۵۔ محترمہ شاہدہ نگہت صاحبہ بنت مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب لاہور کا نکاح مکرم منیر الحق صاحب شاہد ابن مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب ربوہ کے ساتھ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر۔

۶۔ محترمہ نویدہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ساکن بہلول پور ضلع لائلپور کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم نعیم الدین احمد صاحب ابن مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ربوہ سے۔

۷۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۹۸ ج ب ضلع لائلپور کا نکاح سات ہزار روپے حق مہر پر مکرم شفقت محمود صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے۔

خطبہ نکاح ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ خطبہ مسنونہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا :۔

دوست جانتے ہیں کہ پچھلے ماہ کی ۲۶ر تاریخ سے میں بیمار پڑا ہوں۔ بیماری کے یکے بعد دیگرے دو حملے ہوئے۔ دوسرا حملہ تو پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ چنانچہ (WHITE CELLS) وائٹ سیلز جو انفیکشن کی علامت ہوتے ہیں، وہ پہلے حملہ میں گیارہ ہزار اور کچھ سَو تک پہنچے تھے لیکن بیماری کے دوسرے حملے میں اٹھارہ ہزار سے بھی اوپر نکل گئے۔ ڈاکٹر مجھے اینٹی بائیوٹک قسم کی زہریلی دوائیں دیتے رہتے ہیں۔ ان دواؤں کے استعمال کے دوران کل پھر وائٹ سیلز بڑھنے شروع ہو گئے جس سے اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ خدانخواستہ بیماری کا تیسرا حملہ نہ ہو رہا ہو۔ چنانچہ ایک دن بعد آج پھر دوبارہ ٹیسٹ کروایا۔ نیز ڈاکٹروں نے ایک دوسری دوائی استعمال کروائی۔ اس سے پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑا تو ہے لیکن حالت ابھی معمول پر نہیں آئی۔ ویسے اللہ کا فضل ہے۔ ہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

کہنے والی قوم ہیں۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ انسان خود مریض بن جاتا ہے۔ صحت سے تعلق رکھنے والا کوئی قانون جان بوجھ کر یا بے خیالی میں توڑتا ہے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے۔ اس لئے میں بھی دعا کر رہا ہوں احباب بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے وہ اپنے فضل سے شفا دے۔

یہ عرصہ جو میں نے بیماری میں کاٹا ہے اس میں خلیفہ وقت ہونے کی حیثیت میں مجھ پر بہت سی موسمی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں مثلاً جلسہ سالانہ کے انتظامات ہیں، ان کی فکر ہوتی ہے۔ پھر مضامین کی تیاری کا کام ہے اس کے لئے دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔ ویسے یہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل ہے کہ وہ ہمیشہ خود ہی مضمون سمجھا دیتا ہے تاہم وہ مضمون کے اصول بتاتا ہے اور چابیاں دیتا ہے پھر انسان کو محنت کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ میں کئی سَو حوالے خود ہی نکلواتا ہوں پچھلے سال تو احباب کو یاد ہوگا میں نے کہا

تھا کہ اتنے حوالے اکٹھے ہو گئے ہیں کہ ان کا پڑھنا مشکل ہو گیا ہے۔

غرض ہر سال ذہن میں ایک مضمون آجاتا ہے۔ مگر اس سال تیاری کا یہ حال ہے کہ ابھی تک ایک مضمون تو واضح طور پر خدا تعالیٰ نے ذہن میں ڈال دیا ہے اور اس کا تعلق

خطبہ عید الاضحیٰ

سے ہے۔ بعد کی تقاریر کا ایک ہیولیٰ سا ہے جو خدا تعالیٰ نے دماغ میں پیدا کیا ہے جسے وہ آہستہ آہستہ ظاہر کر دے گا۔ مگر جو انسان کی کوشش ہے اور جسے ہم تدبیر کہتے ہیں، وہ حصہ تو بہرحال خالی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے اس خالی حصے کو بھی بھر دے گا۔ اصل میں تو وہی دیتا ہے اس لئے دوست دعا کریں بڑی ذمہ واری ہے۔ ۲۶ر نومبر کے بعد آج پہلے دن باہر نکلا ہوں تو میرے سر میں چکر آرہے ہیں۔ بہت کمزوری محسوس کر رہا ہوں۔ طاقت کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اسی کی توفیق سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

اس وقت میں سات نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ان میں سے تین کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی نوجوان جسمانی اور روحانی نسل سے ہے اور چار کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی نسل سے ہے۔

احباب جانتے ہیں کہ اس وقت جماعت احمدیہ جسے روحانی جنگ کے لئے قائم کیا گیا تھا ایک انتہائی نازک دَور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس وقت تک یا مجھے یوں کہنا چاہیئے پچھلے جلسہ سالانہ اور اس جلسے کے درمیان بنیادی طور پر حالات بدل گئے اور بعض بنیادی حقائق ہمارے سامنے آئے۔ چنانچہ پچھلے جلسہ سالانہ تک یا اس کے بعد کچھ عرصہ تک جو حقیقت ہمیں نظر آرہی تھی، وہ یہ تھی کہ جہاں جہاں احمدیت پہنچی وہاں اُن ملکوں میں ملکی سطح پر جماعت کی مخالفت ہوئی اور جتنی جتنی جماعت بڑھی اُتنی اُتنی مخالفت بھی بڑھتی چلی گئی۔ یہ جماعت احمدیہ کی

نوّے سالہ زندگی کی حقیقت

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے تھے۔ آپ کی مخالفت ایک شخص کی مخالفت

تھی ۔ پھر میں نے بڑا غور کیا ہے اس تاریخی نکتہ پر کہ شروع میں تین چار جگہ پر جماعتِ احمدیہ قائم ہوئی ۔ قادیان اور اس کے ماحول میں، لدھیانہ ۔۔ دہلی اور شاید ایک آدھ جگہ اور ہو ۔ ان مقامات پر جماعت احمدیہ کی مخالفت شروع ہوئی ۔ پھر جماعت پنجاب میں پھیلنے لگی اور پنجاب میں اس کی مخالفت بھی شروع ہو گئی ۔ پھر ہندوستان میں پھیلی تو سارے ہندوستان میں مخالفت شروع ہو گئی ایک مخالفت ہے کفر کے فتووں کی وہ تو اس وقت شروع ہوئی جب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

کہ میرا مرید کوئی نہیں تھا مگر میرا گھر کفر کے اُن فتووں سے بھرا ہوا تھا جو علماء نے دیئے تھے ۔ میں اس مخالفت کی بات نہیں کر رہا ۔ میں اس مخالفت کی بات کر رہا ہوں جس کے ذریعہ غلط باتیں بنا کر لوگوں کو اُکسایا جاتا ہے ۔ پھر جماعت باہر نکلی دمشق میں پہنچی جہاں سے ہمارے منیر الحصنی صاحب آئے ہوئے ہیں ۔ شروع میں بڑا اچھا زمانہ گزرا ۔ لیکن پھر جب دیکھا کہ یہ جماعت بڑی مضبوط ہو رہی ہے تو پھر مخالفت بھی بڑی سخت ہوگئی ۔ یہ لوگ جماعت کے ہیرو ہیں جو سالہاسال سے ان مخالفانہ حالات میں سے گزر رہے ہیں ۔ اسی طرح فلسطین (موجودہ اسرائیل) میں جماعت تھی جب وہ مضبوط ہوئی تو وہاں بھی مخالفت ہوئی ۔ مصر میں مخالفت ہوئی اور اسی طرح دوسری جگہوں پر بھی جہاں جہاں جماعت قائم ہوئی، مخالفت شروع ہو گئی ۔ پھر جب یورپ میں جماعت احمدیہ پھیلی تو وہاں بھی مخالفت ہوئی ۔ شروع میں صرف عیسائیت کی مخالفت تھی مگر بعد میں یہ عجیب بات نظر آئی ہے کہ عیسائیت کی مخالفت کے ساتھ مسلمان کہلانے والوں کا ایک حصہ بھی شامل ہو گیا ۔ چنانچہ عیسائی اور بعض مسلمان سر جوڑ کر ہماری مخالفت کر رہے ہیں ۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ان کا آپس میں کیا جوڑ ہے ۔ اسی طرح افریقہ ہے ۔ وہاں بھی جوں جوں جماعتیں بڑھتی چلی گئیں، مخالفت بھی زیادہ ہوتی چلی گئی ۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ مُلک مُلک کی مخالفت تھی ۔

پچھلے جلسہ سالانہ کے موقع پر دُنیا کی آنکھ نے جو چیز پہلی دفعہ محسوس کی وہ یہ تھی کہ (گو جماعت ترقی تو پہلے بھی کر رہی تھی لیکن) اس کی

بین الاقوامی حیثیت

بہت مضبوط ہوگئی ہے اس لئے دُنیا نے یہ سوچا کہ بین الاقوامی کوشش سے جماعت کا مقابلہ کرنا چاہیئے ۔ چنانچہ جماعت کے خلاف گزشتہ سال بین الاقوامی طور پر کوششیں اور منصوبے تیار ہوئے ۔ اور یہ زمینی مخالفت جب بین الاقوامی سطح پر نمودار ہوئی تو وہ اپنی انتہا کو پہنچ گئی ۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ اپنی زندگی کے نہایت نازک دَور میں داخل ہوگئی ہے ہماری

اس جدوجہد جو محض اسلام کے غلبہ کے لئے ہے ۔ اس میں ہمارا ذاتی فائدہ نہیں ہے اور نہ کوئی جماعتی فائدہ ہے ۔ غلبۂ اسلام کے لئے جو علامات اور قرائن پیشگوئیوں سے ہمیں معلوم ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ

تین سو سال کے اندر اندر

غلبۂ اسلام کی انتہائی کامیابیوں کے زمانہ میں جماعت داخل ہو جائے گی ۔ ہم کیا ہیں، بس لاشئی محض ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے :-

؎ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ہم تو کوئی چیز نہیں ہیں ۔ اصل اسلام ہے اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

احباب جماعت کو یاد ہو گا میں نے پچھلے جلسہ سالانہ پر کہا تھا کہ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اسی کے استقبال کی تیاری کے لئے احباب قربانیاں دیں ۔ کیونکہ یہ زمانہ ساری دنیا میں یعنی یورپ میں بھی، شمالی اور جنوبی امریکہ میں بھی، جزائر میں بھی، ایشیا میں بھی، شرق اوسط ہو یا مشرقِ بعید ہو سب میں اسلام کو غالب کرنے کا زمانہ ہے ۔ گویا ۱۳-۱۴ سال کے بعد جماعتِ احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی شروع ہونے والی ہے

جس کے لئے میں نے کہا تھا کہ اس کے استقبال کے لئے احباب قربانیاں دیں مالی بھی اور دوسری بھی ۔ چنانچہ جماعت نے اس تحریک میں بھی حصّہ لیا اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑی قربانیاں دیں ۔ یہ جماعت

بڑی قابلِ رشک جماعت

ہے ۔ یہاں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی احباب کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملتی ہے اور انتہائی طور پر مالی قربانی دی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ ایک اَور قربانی بھی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ خدا کی راہ میں اموال لُٹ جاتے ہیں اور غصب کر لئے جاتے ہیں ۔ جماعت کو اس سال یہ قربانی بھی دینی پڑی لیکن جماعت نے کس بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیں اُن کو ہم نے بھی دیکھا مگر اصل تو وہ بشاشت ہے جسے خدا نے دیکھا کیونکہ وہ علّام الغیوب ہے ۔ اس کی نگاہ جو کچھ دیکھ سکتی ہے ۔ انسان تو وہ نہیں دیکھ سکتا اس لئے جماعت بحیثیت جماعت خوش ہے ۔ میں بھی خوش ہوں اور آپ بھی خوش ہیں ۔ اس دنیا کی چیزیں تو عارضی ہیں ۔ دُنیا کی لذتیں بھی اور اس کے اموال بھی عارضی ہیں ۔ یہاں تو کسی چیز کو پائیداری نہیں ۔ پائیداری تو اسی چیز کو حاصل ہے جس کی طرف

ازلی و ابدی طاقتیں رکھنے والا خدا

متوجہ ہو ۔ اور جن کا وہ فیصلہ کرے ۔

پس خدا نے یہ فرمایا ہے کہ میری توجہ جماعت احمدیہ کی طرف ہے ۔ میں اس کے ذریعہ اسلام کو دُنیا میں غالب کروں گا ۔ دُنیا کہتی ہے یہ ایک مختصر سی جماعت ہے ۔ میں اور آپ بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے ۔ کہ یہ ایک مختصر سی جماعت ہے ۔ دُنیا کہتی ہے یہ ایک غریب جماعت ہے اور ہم اس سے بھی انکار نہیں کرتے ۔ یہ واقعی ایک غریب جماعت ہے ۔ دُنیا کہتی ہے یہ ایک بے بس اور بے کس جماعت ہے ۔ ہم اس سے کب انکار کرتے ہیں ۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم بے کس اور بے بس جماعت ہیں ۔ دنیا کہتی ہے یہ اقتدار سے محروم جماعت ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جس کے پاس دولت کے خزانے ہیں اور جس کا حکم اس دنیا میں چلتا ہے اور حقیقی طور پر صاحبِ اقتدار ہے، وہی ہمارا سب کچھ ہے اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں ۔

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

ہم خدا کے مالک اور صاحبِ اقتدار ہونے کے جلوے اپنی زندگیوں میں دیکھتے ہیں ۔ ہمیں دنیوی اقتدار سے کیا واسطہ ۔ ہمیں تو اس قادرِ مطلق خدا نے یہ فرمایا ہے کہ میں اس زمانہ میں مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کروں گا ۔ اور یہ کام اُن پیشگوئیوں کے مطابق ہو گا جو صدیوں پہلے سے دی گئی ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر صلحائے اُمّت نے ہر صدی میں مہدی معہود علیہ السلام کے آنے کی خبر دی ہے ۔ پس ان پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت خود کو خدا تعالیٰ کی ذات میں فنا کر کے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گی ۔ انشاء اللہ العزیز

غرض ہم بڑے نازک دَور میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ اگلے سو سال کے اوپر پھیلا ہوا زمانہ ہے جس کے شروع ہونے میں چودہ ۔ پندرہ سال باقی رہ گئے ہیں ۔ یہ اگلی صدی

غلبۂ اسلام کی صدی

ہے ۔ غلبۂ احمدیت کی نہیں بلکہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے کیونکہ بانئ احمدیت نے فرمایا ہے ۔ ؎

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

احمدیت تو کسی مذہب کا نام نہیں اور یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی ۔ اصل چیز اسلام ہی ہے ۔ حقیقت میں دینِ محمدی ہی ہے جس کی آبیاری کے لئے احمدیت قائم ہوئی ہے ۔ پس میں جب غلبۂ اسلام کی صدی کہتا ہوں

تو اس سے میرا یہی مقصد ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا غلبہ ہوگا۔ قرآن کریم کی شریعت کا غلبہ ہوگا۔ اور اس کے لئے اگلی صدی مقرر ہے۔ اگلی صدی ایک نسل کی صدی تو نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے اپنے کندھوں پر اس اگلی صدی کی ذمہ داریوں کے بوجھ کو نسلاً بعد نسلٍ اٹھاتے چلے جانا ہے اور خدا کی راہ میں قربانیاں دیتے چلے جانا ہے۔ اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں

دنیا کو ایک نمونہ دکھاتے چلے جانا ہے تب جاکر ہماری ذمہ داریاں ادا ہوں گی اور ہمارا خدا ہم سے خوش ہوگا۔ یہی وہ اصل مضمون ہے جس کی طرف میں اس خطبۂ نکاح کے ذریعہ جماعت احمدیہ بالخصوص نوجوانوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے کہ ہر نکاح کے اعلان کے وقت انسان کے ذہن میں دو باتیں آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہماری ایک اور نسل جوان ہوگئی جس کے کندھوں پر بوجھ پڑ رہا ہے۔ اب آئندہ اس نسل نے ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے اور دوسرے یہ کہ نکاح کے اعلان کے ساتھ ہی ایک اور نسل کی بنیاد رکھی جا رہی ہے یعنی نکاح کے نتیجہ میں جو بچے پیدا ہوں گے وہ گویا ایک اور نسل ہوگی۔ اس لئے ایسے موقعہ پر بھی

بڑی دُعائیں کرنی چاہئیں

کہ اللہ تعالٰے ہمیں بھی اور آنے والی نسلوں کو بھی آخری وقت تک اور مرتے دم تک خدمتِ دین کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ خدا کرے ہمیں ایسے کام کرنے کی توفیق عطا ہو جو اسلام کو غالب کرنے والے اور ہمارے لئے اس کی رضا کے حصول کا باعث بننے والے ہوں۔

پس جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے نکاح کے موقعہ پر ہم یہی اعلان کرتے ہیں کہ ہماری نسل کا ایک حصہ جوان ہو رہا ہے [illegible] جوان نسلوں کو اللہ تعالیٰ خدمت دین اور رضائے الٰہی کے حصول کی توفیق دے اور ان [illegible] آئندہ آنیوالی جس نئی نسل کی آج بنیاد رکھی جا رہی ہے وہ بھی اس کی توفیق پائے۔ آخر نکاح کے بعد ہی بچے پیدا ہوں گے۔ پھر وہ جوان ہوں گے۔ پھر ان کے کندھوں پر بوجھ پڑیں گے ان کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے کہ وہ خدمتِ دین کی ذمہ داریوں کو بشاشت کے ساتھ ادا کرنے والے اور اللہ تعالٰے کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والے ہوں۔

پس اس بنیادی دُعا کے ساتھ میں اس وقت سات نکاحوں کا اعلان کرونگا سب سے پہلے میں ہمشیرہ امۃ الباسط صاحبہ اور اپنے بہنوئی میر سید داؤد احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ المصوّر کے نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزم مکرم مرزا مغفور احمد صاحب کے ساتھ پانچ ہزار روپے مہر پر قرار پایا ہے۔ عزیزم مرزا مغفور احمد صاحب مکرم مرزا [illegible] احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں۔ میں بچی اور ان کی والدہ کی خواہش کے مطابق بطور وکیل نکاح عزیزہ امۃ المصوّر صاحبہ بنت مکرم میر سید داؤد احمد صاحب مرحوم کے نکاح کا پانچ ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مکرم مرزا مغفور احمد صاحب ابن مکرم مرزا منصور احمد صاحب سے منظوری کا اعلان کرتا ہوں اس کے بعد میں اعلان کروں گا اپنے دو لڑکوں کے نکاحوں کا۔ میرے یہ دو لڑکے باقی رہ گئے تھے۔ الحمد للہ آج ہم ان کے نکاحوں کا بھی اعلان کرکے فارغ ہوتے ہیں ایک تو مرزا فرید احمد کا نکاح ہے اور دوسرے مرزا لقمان احمد کا۔ ان کے

نکاحوں کے حق مہر

بڑی سوچ بچار کے بعد اور کچھ لطیفے اور ہنسی کے بعد ۵ - ۵ ہزار روپے مقرر ہوئے ہیں۔ میرا چھوٹا بیٹا لقمان تو کہتا تھا کہ میں نے حق مہر ۳۲ روپے ۷ پیسے رکھنا ہے لیکن ہم نے سوچا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کا عام طور پر ایک ہزار روپے حق مہر رکھتے رہے ہیں لیکن اب چونکہ بڑی کثرت سے نوٹ شائع ہوگئے ہیں اس لئے اگر اس وقت کے ہزار روپے کے نوٹوں کی قیمت کا آج کے روپے سے مقابلہ کیا جائے تو شاید ہزار ایک لاکھ بن چکے ہوں گے لیکن لاکھ کا عدد انسان کو بہت ڈراتا ہے اس لئے ہم نے کہا اچھا ہم ان دونوں کا ۵ - ۵ ہزار روپے حق مہر مقرر کر دیتے ہیں" ـــــــ ان سب نکاحوں کے ایجاب و قبول کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا۔" اب ہم ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں گے۔ لیکن اس سے قبل میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور غالباً پہلے سے [illegible] کہ چھوہارے وہاں تقسیم ہوں جہاں مسجد سے نکلنے کے راستے ہیں۔ مسجد کے اندر تقسیم نہ ہوں اگر دروازوں میں تقسیم کرنا مشکل ہو تو صحن کے باہر والا حصہ ٹھیک ہے۔ آؤ دُعا کریں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی اقتداء میں اس اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ نہایت بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کیلئے روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دُعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :ـــ

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورہ فاتحہ کی دُعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ) کا ورد روزانہ ۳۳ - ۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں :ـــ

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دُعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالٰے ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں ⁂

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے تربیتی اجلاس

(۱) مورخہ ۱۲ اپریل ۷۵ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر صداقت گروپ کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مرزا مسعود احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور وحید الدین صاحب کی نظم کے بعد عہد دہرایا گیا۔ بعدہٗ مکرم مظفر احمد صاحب ظفر متعلم مدرسہ احمدیہ نے ہستی باری تعالٰی کے موضوع پر اور خاکسار عنایت اللہ منشا دانش نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں آپ کے بے نظیر علمی ذوق کو پیش کیا۔ آخر میں صاحب صدر نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ سیکریٹری صداقت گروپ

(۲) مورخہ ۱۵ اپریل ۷۵ء کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب، امانت گروپ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ محمد یوسف صاحب انور کی تلاوت قرآن کریم اور احمد سعید صاحب کی نظم کے بعد مکرم محمد یعقوب صاحب نے وفات مسیح کے موضوع پر اور خاکسار محمد ایوب نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر میں صدر محترم نے خدام کو ضروری نصائح فرمائیں۔ سیکریٹری امانت گروپ

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

(۱) جماعت احمدیہ بمبئی :.

مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء بعد نماز عصر "الحق بلڈنگ" میں جماعت احمدیہ بمبئی کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں عزیزم عبد الشکور صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات کو مختصر طور پر بیان کیا۔ ان کے بعد مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "اسوۂ کامل" ہونے پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلعم زندگی کے ہر دور میں گزرے اور آپؐ ہر طبقہ کے لوگوں کے ایک مکمل نمونہ ہیں۔ بعد ازاں مکرم انوار احمد صاحب بی۔ اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "رحمۃ للعٰلمین" ہونے پر دلچسپ انداز میں تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے محاسن و برکات کو پیش کیا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم بشیر محمد خان صاحب بی۔ اے کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عرب اور دنیا میں رونما ہوا۔ کہ کس طرح آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ اور تعلیمات روحانیہ کے نتیجہ میں وحشی انسان۔ با اخلاق انسان اور باخدا انسان بن گئے۔ بعد ازاں خاکسار نے اختصار سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر انبیاء کرام پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ ان کی نبوت و رسالت ایک ایک قوم اور علاقہ اور مخصوص زمانہ کے لئے تھی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت تمام دنیا کی اقوام کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلعم سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی زندگی کے اوراق محفوظ ہیں۔ تاکہ لوگ آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کر کے قرب الٰہی کو حاصل کر سکیں۔ آپؐ ایک زندہ نبی ہیں۔ اور آپؐ کا فیض روحانی قیامت تک کے لئے جاری ہے اور "خاتم النبیین" کا لقب اسی زندگی بخش فیض کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ صادق دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے۔

اس اجلاس میں کئی ایک غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے اور نیک اثر لے کر گئے۔ جلسہ کے اختتام پر ایک مختصر ٹی پارٹی ہوئی۔

خاکسار: شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔

(۲) جماعت احمدیہ مدراس :.

مورخہ ۷ اپریل ۱۹۷۵ء جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔

مکرم شاہ الحمید صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد عثمان صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد عزیزم رفیق احمد صاحب نے تامل زبان میں حضرت سرور کائنات صلعم کی مدح میں نعت سنائی۔ مکرم ابو سعید صاحب مہاجر نے پیام احمدیت کے زیر عنوان اپنی ایک تازہ نظم سنائی۔ اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے عزیزم بشارت احمد صاحب اور اس کے بعد عزیزم ناصر احمد صاحب نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر نہایت ولولہ اور جوش کے ساتھ تقریریں کیں۔

اس کے بعد ایک غیر مسلم ہندو دوست مسٹر شنکھم Mr. Shanmukham نے تامل زبان میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقدہ اس جلسہ میں شرکت کرنے اور تقریر کرنے کا موقعہ اور شرف پانے پر میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق مختلف قسم کی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ بچپن کے زمانہ میں ہمارے بزرگ مسلمانوں کے متعلق ہمیں خوف دلایا کرتے تھے اور مختلف ڈراونی کہانیاں سنا کر ڈرایا کرتے تھے۔ اس کے بالمقابل یہ میرا مطالعہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک پُر جوش تبلیغی جماعت ہے۔ جماعت احمدیہ کے کارناموں کی وجہ سے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگلے چند سالوں میں ہندوستان میں اسلام کی روشنی چاروں طرف پھیل جائے گی۔ میرے جیسے کئی ہندو لوگ اسلام کے متعلق گہرا اور سچا مطالعہ کرنے کے لئے آگے آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے اسلام کی خوبیوں کے متعلق اپنی تقریر میں ذکر فرمایا۔ یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ جب پاکستان نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ کیا تھا تو انہوں نے مدراس کے کثیر الاشاعت اور مشہور "The Mail" انگریزی اخبار میں اس فیصلہ کی تردید میں غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ایک چٹھی لکھی تھی جو شائع ہوئی تھی۔

اس تقریر کے بعد عبد العزیز صاحب سالو نے حضرت رسول کریم صلعم کی شفقت علیٰ خلق اللہ کے عنوان پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں محمد شفیع صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

مکرم منصور احمد صاحب نے تامل زبان میں اچھے پیرایہ میں تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلعم کے ذریعہ قائم شدہ روحانی انقلاب کا تفصیلاً ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت نے ایک برجستہ اور ایمان افروز تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام

؎ ربط ہے جان محمدؐ کو میری جاں سے مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

سنا کر اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلعم کے مقام نبوت کا ذکر کیا اور بتایا کہ جو منکر نبوت ہیں وہ مقام نبوت کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے مقام کی وضاحت کرتے ہوئے ختم نبوت کی تشریح کی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار کی ہوئی خاکسار نے سب سے پہلے اردو میں اور پھر تامل میں تقریر کرتے ہوئے درود شریف کا فلسفہ بیان کیا اور بتایا کہ درود شریف میں حضرت رسول کریم صلعم کے مقام ختم نبوت کی تشریح ہے۔ اس ضمن میں خاکسار نے آیت خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے غیر احمدی مسلمانوں کی غلط فہمیوں کا جواب دیا۔

آخر میں صاحب صدر نے اپنی تقریر میں موجودہ مسلمانوں کی افسوسناک دینی حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا اور آپ کے بارے میں حضرت رسول کریم صلعم کی بعض پیشگوئیاں بیان کیں۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں بعض غیر احمدی اور غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی تھی۔ بر عایت پردہ مستورات بھی شریک جلسہ ہوئیں۔

جلسہ کے بعد مکرم احمد اللہ صاحب کی طرف سے تمام حاضرین کی ٹھنڈے شربت سے تواضع کی گئی۔ جزاہ اللہ تعالےٰ

خاکسار: محمد عمر
انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس۔

(۳) جماعت احمدیہ حیدرآباد

مورخہ ۶ اپریل ۱۹۷۵ء کو حیدرآباد احمدیہ جوبلی ہال میں زیر نگرانی الحاج مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز محمد اظہر صاحب نے کی اور عزیز منور احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی بعدہٗ مکرم محمد صادق صاحب، مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی اور خاکسار نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر کیں۔

اجلاس ۱۰ بجے دن سے ایک بجے تک جاری رہ کر بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے ہم سب کو سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر احسن رنگ میں عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اجتماعی پر سوز دعا پر اجلاس انجام پذیر ہوا۔

خاکسار: عبد الحق فضل
انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

(۴) جماعت احمدیہ یادگیر :.

مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک نو بجے شب محلہ مسلم پورہ یادگیر میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جماعت احمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اور بفضلہ تعالےٰ خوب کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت

(باقی صـ۸ پر ملاحظہ ہو)

قسط نمبر (۵)

دانشور کون ہے ؟

جناب عامر عثمانی صاحب مدیر "تجلی" دیوبند کی دانشوری کا تجزیہ

از الحاج مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

مسیحؑ کے نزول کی حقیقت

مولانا مودودی اور اُن کے ہم نواؤں نے مسیحؑ کے آسمان پر زندہ جانے کے ثبوت میں یہ دلیل دی ہے کہ احادیث میں آنے والے مسیح کے متعلق "نزول" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جو اُترنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسیح ناصری آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور ظاہر ہے کہ آسمان سے وہ صرف اُس صورت میں ہی نازل ہو سکتے ہیں جب کہ وہ آسمان کی طرف اُٹھائے گئے ہوں۔ چنانچہ مولانا مودودی صاحب رقمطراز ہیں:-

"بہرحال جو شخص حدیث کو مانتا ہے۔ اُسے یہ ماننا پڑے گا کہ آنے والے حضرت عیسیٰ ابن مریم ہوں گے۔ اور وہ پیدا نہیں۔ بلکہ نازل ہوں گے۔" (رسالہ ختم نبوت صفحہ ۵۹)

قارئین کرام! مولانا مودودی صاحب کی متذکرہ دلیل کا تجزیہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور پر غور فرمائیں کہ

۱۔ کسی صحیح حدیث میں مسیح کے متعلق "نزول" کے ساتھ "سماء" کا لفظ استعمال نہیں ہوا تھا جس سے اُنکے آسمان سے اُترنے کے معنی لئے جائیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس مسئلہ نزول مسیح کے بارہ میں متحدیانہ طریق پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"کسی حدیث متصل مرفوع میں آسمان کا لفظ نہیں پایا جاتا۔ اور نزول کا لفظ محاورہ عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے۔ اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ ...... اگر مسلمانوں کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو۔ تو صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہ پاؤ گے۔ جس میں یہ لکھا ہو۔ کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ اور کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اور اگر کوئی حدیث پیش کرے۔ تو ایسے شخص کو بیس ہزار تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور اپنی کتابوں کو جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔" (کتاب البریہ)

مگر آج تک کوئی مخالف ایسی حدیث نہیں پیش کر سکا۔ اس سے قارئین کرام خود نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ کوئی ایسی حدیث موجود ہی نہیں۔ ویسے عامر عثمانی صاحب مدیر تجلی کے لئے طبع آزمائی کا دروازہ کھلا ہے۔

۲۔ جو شخص "حدیث" کے ساتھ قرآن مجید کو بھی مانتا ہو۔ اور اُسے قطعی اور یقینی کلام اللہ ماننے کی وجہ سے حدیث کو قرآن مجید کے تابع سمجھتا ہوگا۔ چنانچہ مدیر تجلی اس بارہ میں رقمطراز ہیں:-

"یہ اصول بے شک محدثین نے طے کر دیا ہے۔ کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہوگی اُس کی یا تو مناسب تاویل کی جائے گی۔ یا اُسے چھوڑ دیا جائیگا۔" (تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۱ء)

لہذا جب قرآن کی آیات سے صراحت کے ساتھ حضرت مسیحؑ کی وفات ثابت اور اُن کے آسمان پر جانے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں۔ اور اگر اُن کی آمد ثانی کے بارہ میں احادیث میں "نزول" کا لفظ آیا ہے۔ تو اس کی مناسب تاویل کی جائے گی۔ جیسا کہ ہم آگے لفظ نزول کی تشریح قرآن مجید کی روشنی میں بیان کریں گے۔

۳۔ جب مولانا مودودی صاحب کے اعتقاد کی رُو سے مسیحؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہ حدیث کی رو سے آسمان سے ہی نازل ہوں گے تو پھر اُن کے اِس قول کی کیا حقیقت ہے کہ۔

"بالفرض وہ وفات ہی پا چکے ہوں۔ تو اللہ انہیں زندہ کر کے اُٹھا لانے پر قادر ہے۔" (رسالہ ختم نبوت)

کیونکہ اگر مودودی صاحب کے "بالفرض" کے مطابق حضرت مسیحؑ واقعی فوت شدہ ہوں۔ تو پھر اُن کے "نازل" ہونے کے کیا معنے ہوں گے؟ کیا انہیں زندہ کر کے پہلے جسم سمیت آسمان پر لے جایا جائیگا اور پھر وہاں سے زرد کپڑے پہنا کر دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھوا کر زمین پر اُتارا جائے گا۔ یا نزول کے کوئی اور معنے ہوں گے؟

۴۔ عربی زبان میں نزول کے معنے ظاہر ہونے اور آنے کے بھی ہیں۔ مہمان کو "نزیل" کہا جاتا ہے۔ اور مہمان نوازی کے لئے نُزُل کا لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ اور ٹھکانہ منزل کہلاتا ہے۔ پس اگر مسیح موعود کے لئے "نزول" کا لفظ احادیث میں آیا ہے۔ تو اس سے مراد اُن کا مبعوث ہونا یا بھیجا جانا ہے۔ صرف اعزاز اور اکرام کے لئے بعثت کو نزول سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں۔

(۱)۔ آنحضرت صلعم کی بعثت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ (الطلاق ع۲)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف یاد کرانے والا رسول اُتارا ہے۔ جو تم پر اللہ کی آیات پڑھتا ہے۔ اب اِس آیۃ کریمہ میں آنحضرت صلعم کے متعلق نزول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ نبی کریم صلعم آسمان سے نہیں اُترے۔ بلکہ مکہ میں ہی پیدا ہو کر مبعوث کئے گئے تھے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے لئے لفظ نزول آئے۔ تو اس کے معنے بعثت اور آنے کے ہیں۔ مگر یہی لفظ نزول حضرت مسیحؑ کے لئے آئے۔ تو ہمارے مخالف علماء اس کے معنے "آسمان سے اُترنا" قرار دیتے ہیں۔ آخر حضرت مسیحؑ سے اتنی محبت کیوں ہے۔

اِس کے علاوہ قرآن مجید میں جانوروں۔ لوہے اور لباس کے بارے میں بھی "نزول" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج۔ (الزمر ع۱)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جانوروں کے آٹھ نر و مادہ نازل کئے۔ حالانکہ گھوڑے گدھے اور بیل وغیرہ سب زمین پر ہی پیدا ہوتے ہیں۔

(۲) وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس (الحدید ع۳)

ہم نے لوہا اتارا ہے۔ اِس میں سخت جنگ کے سامان اور لوگوں کے لئے منافع ہیں۔ اب کیا لوہا بھی آسمان سے اُترتا ہے۔ حالانکہ سب اُسے زمین سے ہی کھود کر نکالا جاتا دیکھتے ہیں۔

(۳) یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواٰتکم (اعراف ع۳)

اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے۔ جو تمہارے برہنہ پن کو ڈھانپتا ہے۔

اس آیت میں لباس کے لئے بھی نزول کا لفظ بیان ہوا ہے۔ حالانکہ لباس تو روئی وغیرہ سے زمین پر ہی تیار کیا جاتا ہے۔

قارئین کرام! متذکرہ بالا آیات قرآنیہ میں ہر جگہ لفظ نزول استعمال ہوا ہے۔ جانوروں کے لئے لوہے کے لئے۔ کپڑوں کے لئے حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ ظاہر ہے کہ ہر جگہ نزول سے مراد پیدا کرنا اور اعزاز بخشنا ہے۔ گویا نزول کا لفظ اُس چیز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کو بطور ایک انعام دی جاتی ہے۔ اور چونکہ ایسی نعمت خدا کی طرف سے آتی ہے۔ اِس لئے اس کے متعلق نزول کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ پس اگر بعض احادیث میں مسیح موعود کے لئے لفظ "نزول" استعمال ہوا ہے۔ تو بعض دوسری احادیث میں "بعث اللہ المسیح ابن مریم" اور "فیبعث اللہ عیسیٰ ابن مریم" میں مبعوث کئے جانے اور مسیح کے وقت میں آنے کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ جو ایک طرح لفظ نزول کے معنوں کی تعیین کر دیتے ہیں۔ کہ وہ پیدا ہوں گے۔ نہ کہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ پس لفظ نزول سے یہ نتیجہ نکالنا کہ مسیح آسمان سے نازل ہونگے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے سراسر خلاف ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے مسیح ناصری کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اُن کا اس جسم خاکی سے دوبارہ دنیا میں آنا ممتنع ہے۔ اِس لئے احادیث میں جس مسیح موعود کے آنے کی بشارت دی گئی ہے۔ وہ مسیح محمدی ہی ہے۔ جو اپنی صفات اور خو بو میں حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام کے مشابہ اور اُن کا مثیل ہوگا۔ اسی لئے اُسے ابن مریم یعنی فرزند پاکباز کا لقب استعارۃً دیا گیا ہے۔

نزول مسیحؑ اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ نزول مسیحؑ کے بارہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک واضح اور مدلل تحریر کو پیش کر دیں۔ اُمید ہے مدیر تجلی سنجیدگی سے اس پر غور کریں گے۔ حضور مسیح ناصریؑ کے جسمانی نزول کا اعتقاد رکھنے والے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جیسے تم حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کے منتظر ہو۔ یہود بھی الیاس نبی کے دوبارہ آنے کے منتظر تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ مسیح تب آئیگا۔ جب پہلے الیاس نبی جو کہ آسمان پر اُٹھایا گیا تھا۔ دوبارہ دنیا میں آجائیگا۔ اور جو شخص الیاس کے دوبارہ آنے سے پہلے مسیح ہونے کا دعویٰ کرے۔ وہ جھوٹا ہے اور وہ نہ صرف احادیث کی رو سے ایسا خیال کرتے تھے۔ بلکہ خدا کی کتاب کو جو صحیفہ ملاکی نبی ہے۔ اِس ثبوت میں پیش کرتے تھے۔ لیکن جب عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی نسبت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا اور الیاس آسمان سے نہ اُترا جو اس دعویٰ کی شرط تھی۔ تو یہ تمام عقیدے یہودیوں کے باطل ثابت ہو گئے۔ اور وہ جو یہودیوں کے خیال میں تھا۔ کہ ایلیا نبی جسم عنصری آسمان سے نازل ہوگا۔ اُس کے آخر کار یہ معنے کھلے کہ الیاس کی خو اور طبیعت پر کوئی دوسرا شخص ظاہر ہو جائیگا۔ اور یہ معنے حضرت عیسیٰ علیہ

السلام نے خود بیان فرمایا۔ جن کو دوبارہ آسمان سے اُتار رہے ہو۔ پس تم کیوں ایسی جگہ ٹھوکر کھاتے ہو۔ جس جگہ تم سے پہلے یہود ٹھوکر کھا چکے ہیں......

وہ خدا جس نے عیسیٰ کی خاطر ایلیا نبی کو آسمان سے نہ اُتارا اور یہود کے سامنے اُس کو تاویلوں سے کام لینا پڑا۔ وہ تمہاری خاطر کیوں کر عیسیٰ کو اُتار دے گا۔ جس کو تم اُتار رہے ہو۔ اُسی کے فیصلہ سے منکر ہو...... کیا یہ سچ نہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ نے یہی کہا تھا۔ کہ ایلیا جو دوبارہ آنے والا ہے۔ وہ یوحنا ہے۔ یعنی یحییٰ۔ اور اتنی بات کہہ کر یہود کی تمام اُمیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ اب اگر یہ ضروری ہے۔ کہ عیسیٰ نبی آسمان سے آوے۔ تو اس صورت میں حضرت عیسیٰ سچا نبی نہیں ٹھیر سکتا کیونکہ اگر آسمان سے واپس آنا سنت اللہ میں داخل ہے۔ تو الیاس نبی کیوں واپس نہ آیا۔ اور کیوں اُس کی جگہ یحییٰ کو الیاس ٹھیرا کر تاویل سے کام لیا گیا۔ عقلمند کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے" (کشتی نوح صفحہ ۹۲)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی نبوت سے ریٹائرمنٹ اور پھر دوبارہ واپسی

ہم اس امر کی وضاحت کر چکے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ہر نبی زندگی بھر نبی رہتا ہے۔ وہ نہ کبھی اپنی نبوت سے مسلوب و معزول ہوتا ہے اور نہ ہی کبھی ریٹائر۔ اس لئے کسی نبی کے لئے "سابق نبی" یا "ریٹائر نبی" (جس طرح موجودہ دنیوی حکومتوں کا کوئی معزول یا ریٹائرڈ صدر "سابق صدر" کہلاتا ہے۔) کی اصطلاح استعمال نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ مدیر تجلی نے ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۸ کے شمارہ میں حضرت مسیحؑ کی یہ پوزیشن بیان کی ہے۔

حضرت مسیح ناصریؑ قرآن مجید کی نصوص قطعیہ کی رو سے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ وہ اپنی نبوت سے کبھی مسلوب و معزول اور ریٹائر نہیں ہوئے اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ انبیاء سابقین کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے اُن کی دوبارہ واپسی کا کسی رنگ میں بھی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ ہاں البتہ احادیث میں جس مسیح موعود کے آنے کی اور دجال سے مقابلہ کرنے کی آنحضرت صلعم نے خبر دی ہے۔ وہ حضرت مسیح ناصریؑ کا مثیل اور اُمت محمدیہ کا ایک فرد اور صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق "نبی اللہ" ہے۔ گویا ایسا نبی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام اور شریعت محمدیہ کے تابع نبی ہے۔ گویا اُس مسیح محمدی کی حیثیت نبی نائب کی ہے۔

پس جس طرح ایک صدر کے دور میں ایک نائب صدر کا وجود خلاف آئین نہیں ہوتا۔ اسی طرح حضرت خاتم النبیین صلعم کی ماتحتی میں آپ کے ہی اُمتی کا "نبی نائب" کی حیثیت میں آنا بھی منافی ختم نبوت نہیں۔ کیونکہ یہ بات ہر کوئی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ صدر کے ساتھ کسی "نائب صدر" کا وجود کسی طرح بھی خلاف آئین نہیں۔

مدیر تجلی دیوبند کی دانشوری اُن کے اپنے آئینہ میں

ہم یہ بیان کر آئے ہیں کہ جناب عامر عثمانی صاحب مدیر تجلی دیوبند نے محض احمدیت کی مخالفت کرنے کے لئے دیدہ و دانستہ قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف کی ایک طرف خلاف قرآن و حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بٹھایا۔ تو دوسری طرف اُن کو نبوت سے از خود معزول کر دیا۔ گویا نعوذ باللہ من ذالک عامر عثمانی صاحب کے اختیارات اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ وسیع ہیں۔ کہ وہ تو حضرت مسیحؑ کو تاحیات نبی قرار دے اور عامر عثمانی صاحب حضرت مسیحؑ کی حیات میں ہی اُن کی نبوت کو سلب کر لیں۔ پھر اس پر طرفہ یہ کہ ایک طرف اس اُمت محمدیہ میں کسی نبی کی آمد کا انکار بدیں وجہ کر رہے ہیں۔ کہ ہم کو نبی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ مکمل ہے اور اُمت محمدیہ خیر اُمت ہے۔ مگر دوسرے ہی سانس میں ایک "مسلوب النبوۃ نبی" کا شدید انتظار اور خلاف قرآن و حدیث اُن کی غیر طبعی حیات اور "نزول من السماء" کے عقیدہ کا اظہار بڑے شد و مد سے کر رہے ہیں۔ ایسے متضاد اور خلاف قرآن و حدیث عقائد کے حامل اور "دانشوروں" پر طنز و طعن کرنے والے اور احمدیت پر افترا کرنے والے مدیر تجلی سے اُن کا اپنی دانشوری کا جائزہ لینے کے لئے ہم اُن کے ہی الفاظ میں عرض کریں گے کہ۔

"انسان کو اپنی ذمہ داری اور آخرت کی بازپرس کا بھی احساس ہوتا۔ تو زبان کھولنے سے قبل وہ کم از کم اتنا تو کر ہی لیتے...... قرآن و حدیث پر نظر ڈال لیں...... یہ ضروری زحمت اگر وہ اُٹھا لیتے۔ تو بے خبری اور ہرزہ سرائی کا وہ طوفان اُٹھانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ جو شرم و متانت سے بے نیاز ہو کر اُٹھا دیا گیا ہے۔ اور جس کی روشنی میں ہر باخبر اور معقولیت پسند آدمی ایک ہی نتیجہ اخذ کر سکتا ہے۔ یہ کہ دانشوری اب جہالت، فاحشہ اور حماقت عریاں کا نام رکھ لیا گیا ہے۔ جو شخص جتنا زیادہ مفلس ہیں کہ بلحاظ پرچہ کثرت اتنا ہی بڑا دانشور کہلائے۔ اور جتنی زیادہ زبان درازی کا نمونہ دکھلائے اتنا ہی زیادہ روشن ضمیر سمجھا جائے۔" (تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۹)

مدیر تجلی مولانا مودودی صاحب کے آئینہ میں

ایک طرف "ختم نبوت" کا نعرہ لگا کر اس اُمت محمدیہ میں کسی نبی کی آمد کے انکار کرنے والے اور دوسری طرف اُمت کی اصلاح اور اقامت دین کے لئے ایک "مرد کامل" کے ڈھونڈنے والے لوگوں (جن میں مسیح نبی اللہ کی آمد ثانی کے معتقد اور منتظر مدیر تجلی بھی شامل ہیں) کے بارہ میں مولانا مودودی رقمطراز ہیں۔

"اکثر اوقات اقامت دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں۔ جو اُن میں سے ایک ایک شخص کے تصور کمال کا مجسمہ ہو۔ اور جس کے سارے پہلو قوی ہی قوی ہوں۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں۔ اگرچہ زبان سے ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اُس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مگر اندر سے اُن کے دل ایک نبی مانگتے ہیں۔ اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں" (ترجمان القرآن کمبر جنوری ۱۹۴۲ء صفحہ ۶)

اُمید ہے "مدیر تجلی" اپنے مزعومہ مجدد و محدث مولانا مودودی کے متذکرہ بالا فتویٰ کی روشنی میں اپنے عقیدہ حیات مسیح و آمد ثانی کے بارہ میں اپنی دانشوری کا جائزہ لیں گے۔ (باقی)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(بقیہ صفحہ ۶)

محترم جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت یادگیر۔ مکرم اعجاز احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اور ہمارے مخلص نوجوان مکرم ولی الدین خان صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار (منظور احمد) کی پہلی تقریر ہوئی۔ خاکسار نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے چند پہلوؤں کو حاضرین مجلس کے سامنے رکھا۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی سرزمین پر جنم لیا۔ کہ جس کے اندر توحید ڈھونڈنے سے نہ ملتی تھی۔ لیکن آپ نے ان کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دعویٰ میں استقلال۔ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان۔ توحید کے قیام کے لئے آپ کی جدوجہد۔ مخالفوں کی صبر و استقلال سے برداشت۔ دشمنوں سے حسن سلوک۔ غیر مسلموں کی عبادات کا احترام جنگی قیدیوں سے آپ کا مثالی سلوک اور حضور کی قوت قدسیہ کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر برادر محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری کی تھی۔ آپ نے دعائے ابراہیمی کا ذکر فرماتے ہوئے اور بائبل کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی بعثت۔ واقعہ اصحاب فیل۔ طائف۔ فتح مکہ کے واقعات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد اسلام کا عروج اور اس کے دور انحطاط کو بھی شرح و بسط سے بیان کیا۔

آخر میں صدر محترم نے خطاب فرمایا۔ آپ نے عیسائیوں کے ناپاک ارادوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ اس بطل جلیل کی حکومت اس کے فرزند جلیل کے ذریعہ ہی قائم ہوگی اور آخر ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے پناہ لے گی۔

آخر یہ پیاری مجلس دعا پر ٹھیک بارہ بجے شب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی الحمد للہ۔ محترم مولوی نذیر احمد صاحب چودھری نے سب حاضرین کی چائے سے تواضع فرمائی جزاھم اللہ
خاکسار منظور احمد مبلغ یادگیر

لجنہ اماء اللہ یادگیر

الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ یادگیر کو جلسہ سیرت النبی صلعم منانے کی احسن رنگ میں توفیق دی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت و نظم سے ہوا۔ اس کے بعد محترمہ امۃ الباسط صاحبہ نسیم نے بعنوان "آنحضرت صلعم کی پاکیزہ زندگی" تقریر کی۔ دوسری تقریر محترمہ متین فرزانہ صاحبہ نے "عورتوں غریبوں اور یتیموں کے لئے آنحضرت صلعم کی تعلیم اور عمل" کے عنوان سے کی۔ بعد ازاں عائشہ صدیقہ صاحبہ نے تقریر کی عنوان تھا "رحمۃ للعالمین"۔ آخری اور چوتھی تقریر محترمہ صبیحہ صاحبہ نے کی اس طرح دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا
خاکسارہ متین زکریا نائب سیکرٹری لجنہ یادگیر

(۵) جماعت احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۲۰ شہادت (اپریل) بروز اتوار احمدیہ مسجد میں بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض مکرم جعفر صادق صاحب نے ادا فرمائے۔

جلسہ کی کارروائی قرآن پاک کی تلاوت سے شروع ہوئی بعدہٗ عزیزم میر سراج الحق نے نظم پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم سید محمد جعفر صادق صاحب نے "مقام محمدیت" پر کی دوسری تقریر مکرم شیخ محمود صاحب نے "جذبہ عشق" کے عنوان پر کی اس کے بعد ایک چھوٹے بچے عزیزم نعیم احمد نے اربعین اطفال کی بیس احادیث زبانی سنائیں۔

آخر میں خاکسار نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لیکر وفات تک سوانح بیان کرتے ہوئے آپ کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ حاضرین میں مکرم شیخ محمود صاحب کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔ جزاکم اللہ۔ خاکسار فیض احمد مبلغ شیموگہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا

علاقہ پونچھ کی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی دورہ

ضلع راجوری اور مضافات میں تبلیغی جلسے

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری رُکن وفد

پونچھ (کشمیر) کی سرسبز اور پُرسکون پہاڑیوں پر اور پہاڑوں کے دامن میں، قدرتی جھرنوں اور چشموں کے قریب غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کثیر تعداد میں سکونت پذیر ہیں۔ محنتی جفاکش اور دلیر انسان، ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے، خوبصورت ڈاڑھیوں والے چھوٹے چھوٹے گھروندوں، اونچی نیچی پہاڑیوں کے ٹیڑھے میڑھے قدرتی راستوں پر جاگتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

مسیح محمدی کی آواز قادیان کے میدانی علاقوں سے نکل دشوار گزار راستوں کو طے کر کے پہاڑوں کا سینہ چیرتی ہوئی یہاں بھی پہنچی اور اس کے باشندوں کو یہ کہہ کر اپنے قریب بلایا۔

”اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا ہے۔۔۔۔۔۔ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے۔ جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جاگرتے۔ مگر اُس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اُٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا ہے۔“ (ازالہ اوہام)

سعید روحوں نے اس محبت بھری آواز کو اپنے دلوں میں جگہ دی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان پہاڑیوں پر کافی تعداد میں جماعت احمدیہ کے افراد موجود ہیں۔

مسیح محمدی کے نائب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے ان احباب کی دیرینہ خواہش اور تڑپ کے پیش نظر دشوار گزار راستوں کی صعوبتوں کی پرواہ کئے بغیر ان جماعتوں کے ہر گھر میں قدم رنجہ فرمانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اراکین وفد کو ہمراہ لے کر مورخہ ۲ اپریل کی صبح ½۷ بجے لوہارکا۔ کالابن۔ چارکوٹ۔ بڈھانوں وغیرہ کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔

بھاٹا دوڑیاں پر احباب جماعت استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ بس نے ہمیں پہاڑوں کی بلندیوں کی راہ دکھا کر سڑک پر اتار دیا اور ۸ بجے سے یہ پہاڑی سفر پیادہ شروع ہوا۔ دو فرلانگ چڑھائی چڑھنے کے بعد میدانی علاقوں کے افراد کی یہ حالت تھی کہ ؎

بے دم ہوا جاتا ہے بستر۔ دم کے آنے جانے سے

لوہارکا

بہر حال محترم صاحبزادہ صاحب آگے آگے اور باقی کارواں پیچھے پیچھے منزل بہ منزل طے کرتا ہوا لوہارکا پہنچا۔ یہاں دو احمدی بھائیوں کے گھر میں کھانا اور نمازوں وغیرہ سے فارغ ہو کر اگلے سفر کالابن کے لئے روانگی کی تیاری ہوئی۔

کالابن

دو ڈھائی میل کے سفر کے بعد ہم کالابن پہنچے۔ ۲ اپریل کی یہ شام بہت خوبصورت شام تھی مخلص احمدیوں کے گھرانوں سے ہم نے گرد و پیش کا جائزہ لیا سر پر آسمان جو ڈوبتے سورج کی کرنوں سے تانبے کی طرح سُرخ ہو رہا تھا اور سامنے پیر پنجال کی برف پوش پہاڑیاں جس میں شفق کی سُرخی کی آمیزش بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ اور نیچے اونچے اونچے چیل کے درختوں کا ”کالابن“ اور ارد گرد کی پہاڑیوں پر مسلمان بھائیوں کے گھروندوں سے دیئے کی ہلکی لَو ٹمٹماتی نظر آ رہی تھی۔

تبلیغی جلسہ

اگلے روز مورخہ ۳/۴ مسجد سے متصل صحن میں ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر لگا کر السلام علیکم کا تحفہ پہنچا کر جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ آہستہ آہستہ لوگ جمع ہونے شروع ہوئے اور ½۳، ۴ گھنٹے تک نہایت توجہ کے ساتھ جلسہ کی کاروائی سنتے رہے۔ ½۱۱ بجے کے بعد الحاج مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد۔ عزیز مولوی عنایت اللہ صاحب۔ عزیز مولوی سعادت احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور صاحب صدر نے علی الترتیب وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعود۔ جماعت احمدیہ کے عقائد اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپؐ کے اس ارشاد کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ جب میرا مسیح آئے تو اُس کو میرا سلام پہنچانا۔

تقریباً ۳ بجے بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا اور غیر از جماعت دوستوں نے حضرت میاں صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد چارکوٹ کے لئے روانگی کی تیاری ہوئی۔

چارکوٹ

کالابن سے نکل کر عمودی پہاڑیوں کو طے کرتے کرتے جب ہم بلندی پر پہنچے تو جس طرح ہم تھک کر چور ہو رہے تھے اسی طرح سورج بھی دن بھر کی مسافت کے بعد تھک کر غروب ہوا چاہتا تھا لیکن ہمارے سامنے جتنی چڑھائی چڑھ آئے تھے اتنی ہی اُترائی باقی تھی۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد اندھیرے نے ہمیں آلیا۔ بالآخر خاص لکڑیوں کے گٹھے کی مشعلیں روشن کی گئیں۔ کوئی پونے آٹھ بجے [illegible] جگہ پر پہنچے جہاں رات کے قیام کا انتظام تھا۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب جو طبیعت کی خرابی کے باعث پونچھ میں رُک گئے تھے مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی کے ساتھ بذریعہ کار چارکوٹ آکر ہمارے ساتھ مل گئے۔ چارکوٹ میں دو دن اور دو رات کے قیام کا پروگرام تھا۔ اگلا دن جمعہ کا دن تھا۔

خطبہ جمعہ

مورخہ ۴/۴ صبح ناشتہ کے بعد ہم صدر صاحب کے مکان پر جہاں جماعتی طور پر قیام کا انتظام تھا آگئے نہا دھو کر جامع مسجد پہنچے محترم صاحبزادہ صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور جماعت کے سارے افراد نے آپ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی بعدہٗ دیر تک مختلف جماعتی مسائل پر گفت و شنید ہوتی رہی۔

تبلیغی جلسہ

اگلے روز مورخہ ۵/۴ جلسہ عام کے لئے ایک ایسی جگہ کا انتخاب کیا گیا جو ارد گرد کی بستیوں کے لئے سنٹر کی حیثیت رکھتی تھی قبل از وقت غیر از جماعت احباب کو اطلاع دی گئی تھی دور دور سے لوگ جلسہ سننے تشریف لائے۔ ۱ بجے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت اور محمد شریف صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے موعود اقوام کے متعلق بشارات کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور آپ کے کارہائے نمایاں پر تفصیلی روشنی ڈالی بعدہٗ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے جماعت احمدیہ کے عقائد کے ضمن میں وفات مسیح۔ ختم نبوت کی حقیقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے بیشتر غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

خطاب حضرت صاحبزادہ صاحب

آخر میں صدرِ محترم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا علم سے اچھے اور بُرے کی تمیز ہوتی ہے ہماری حکومت خدا کے فضل سے حصولِ علم کے لئے بہت سی سہولتیں بہم پہنچا رہی ہے۔ آپ جب علم حاصل کریں گے تو آپ کو ہر چیز کی حقیقت اور صداقت معلوم ہو گی۔

آپ نے فرمایا چارکوٹ میں ہماری بہت پُرانی اور پونچھ کے علاقہ میں سب سے بڑی جماعت ہے یہ ایک دن میں نہیں بن گئی۔ آپ کے بزرگوں نے علم حاصل کیا۔ حضرت مرزا صاحب کی کتب کا مطالعہ کیا یا دوسروں سے سُنا اور خود قادیان گئے اور جماعت کا قریب سے مطالعہ کیا اور صداقت کو تسلیم کر لیا اور اپنی بستی میں آکر صداقت کی گواہی دی اور اس طرح ایک بڑی جماعت مخلصین کی قائم ہوئی۔

آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے اس ملک ہندوستان میں ایک مسیح بھیجا ہے اس کے قریب رہتے ہوئے بیاس سے رہنا محرومی ہے۔ وہ مسیح ٹھیک وقت پر آیا اور چلا گیا، اب اس کی قائم کردہ جماعت دنیا کے ہر گوشہ میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔ اور خدا کے فضل سے ہر مذہب و ملت کی سعید روحیں اس جماعت میں شامل ہو رہی ہیں۔ اور وہ دن قریب ہے کہ اسلام ہی ساری دنیا میں غالب آئے گا اور ساری دنیا ملت واحدہ بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ اسی خدمت پر آج جماعت احمدیہ کمربستہ ہے۔ اس کے لئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے پس آپ بھی اس پیغام پر سنجیدگی سے غور کریں اور خدا تعالیٰ سے دُعا کریں کہ تا صداقت آشکار ہو۔ آخر میں اجتماعی دُعا کے بعد یہ جلسہ ختم پذیر ہوا۔

بڈھانوں

جلسہ کے معاً بعد احباب جماعت سے ملاقات کر کے وہیں سے بذریعہ کار محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد بڈھانوں کے لئے روانہ ہوئے ۳۰ میل کی مسافت طے کر کے چھ بجے شام بڈھانوں پہنچے سڑک کے کنارے احباب جماعت پھولوں کے ہار لئے

محترم صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے منتظر تھے جونہی کار قریب پہنچی پُرجوش نعرے بلند کئے گئے اور اپنے معزز مہمان کا پُرتپاک استقبال کیا۔

بڈھانوں میں دو رات اور ایک دن کے قیام کا پروگرام تھا۔

تبلیغی جلسہ اگلے روز مورخہ ۶؍۴ سڑک کے کنارے کھلی جگہ پر ایک جلسۂ عام کا انعقاد کیا گیا محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں قریباً ۲ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی عنایت اللہ صاحب کی تلاوت اور خاکسار کی نظم کے بعد مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس اور مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے علی الترتیب صداقت مسیح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ روحانی انقلاب اور جماعت احمدیہ کے عقائد کی وضاحت کے عنوانات پر شرح و بسط سے تقاریر کیں۔ اور آنحضرت صلعم کے حقیقی مقام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن اور جماعت کے مسلک کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔

صدارتی خطاب آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے نبی ہماری طرح کے انسان ہی ہوتے ہیں لیکن ان کے اور ہمارے درمیان فرق یہ ہوتا ہے کہ اُن کا خدا سے پختہ اور مضبوط تعلق ہوتا ہے جو اُن کو ہم سے ممتاز کر دیتا ہے۔ خدا کی طرف سے مبعوث کردہ مامور و مرسل اکیلا ایک طرف ہوتا ہے اور ساری دنیا ایک طرف ہوتی ہے۔ لیکن وہ اکیلا کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور ساری دنیا مغلوب ہو جاتی ہے۔ اسی سُنّت کے مطابق اس زمانے کا امام مسیح محمدی اکیلا خدا کی آواز کیساتھ کھڑا ہوا ساری دنیا نے اس کی مخالفت کی اور آج بھی کر رہی ہے لیکن ہر دن جو چڑھتا ہے اس کی جماعت میں ترقی ہوتی جاتی ہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے تعداد ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔۔ آپ نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جو اسلام کی خاطر مالی و جانی اور ہر قسم کی قربانیاں پیش کر رہی ہے ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ اسلام و اشاعت قرآن کے کاموں کو وسیع تر کرنے کے لئے اور جماعت احمدیہ کے قیام پر اگلے پندرہ سالوں بعد جو ایک صدی مکمل ہوگی اس موقع پر صد سالہ احمدیہ جوبلی منانے کے لئے جماعت کے سامنے ڈھائی کروڑ روپے چندہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی جماعت نے اس عظیم تبلیغی و اشاعتِ قرآن کے منصوبہ کے لئے ڈھائی کروڑ کے مطالبہ پر ۱۲ کروڑ سے زائد کی رقم کے وعدے پیش کئے لیس جماعت احمدیہ ہزار مخالفتوں کے باوجود دینِ اسلام

کی خدمت میں مصروف ہے اور آپ سے بھی گذارش ہے کہ اس مہم میں ہمارے ساتھ ہو جائیں۔ آخر میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود نے حکام اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

دیگر تربیتی امور جماعتوں کے اس دورہ میں درس و تدریس کا پروگرام جاری رہا جس میں احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ احباب جماعت نے آنمحترم سے مختلف جماعتی امور پر استصواب کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب ہر جماعت میں جہاں جماعتی طور پر قیام کا انتظام تھا وہیں قیام پذیر رہے لیکن جس دوست نے انفرادی طور پر دُعا کی غرض سے اپنے گھر بلایا آپ وہاں گئے اور دُعا فرمائی اور جگہ بہ جگہ ان کی دلداری کے لئے ان گھر اور افراد کی تصاویر لیتے رہے۔ اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں خصوصی توجہ دلاتے رہے۔

طبی امداد اور خدمت خلق خدا کے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کو کافی حد تک علم طب سے واقفیت ہے۔ اس سفر میں بھی اپنے ساتھ دوائیاں رکھے تھے اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب بھی ساتھ تھے۔ دونوں بزرگ جماعت کے مرد و زن اور بچوں کا ہر جماعت میں طبی معائنہ کرتے رہے اور محترم صاحبزادہ صاحب وقتی طور پر دوائیاں بھی دیتے رہے اور نسخے بھی لکھ کر دیتے اور خدمت خلق کا یہ کام صرف جماعت کے احباب تک ہی محدود نہ تھا بلکہ غیر از جماعت احباب نے بھی اس سے کافی استفادہ کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

راجوری میں جلسۂ عام جماعت احمدیہ بڈھانوں کے احباب ضلع راجوری میں ملازمت کرتے ہیں اور صبح و شام آنا جانا رہتا ہے۔ ان کی خواہش پر وہاں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کئے جانے کا پروگرام تھا۔ اس کے لئے D.C صاحب سے اجازت لی گئی محترم ڈی۔سی صاحب نے نہ صرف اجازت دی بلکہ حفاظت کے جملہ انتظامات فرمائے بلکہ بڈھانوں اور چارکوٹ وغیرہ کی جماعتوں کے تبلیغی جلسوں کے لئے بھی اچھے رنگ میں حفظ امن کے انتظامات فرمائے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

مورخہ ۷؍۴ کی صبح محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد راجوری کے لئے بڈھانوں سے روانہ ہوئے جب کہ جماعت احمدیہ چارکوٹ کالابن اور بڈھانوں وغیرہ کے احمدی دوست کثیر تعداد میں پیدل علی الصبح ہی

ہو چکے تھے۔ ڈاک بنگلے سے قریب ہی childeren park میں جلسہ کا انتظام تھا لاؤڈ سپیکر لگایا گیا اور ۱ بجے کے قریب محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مولوی عنایت اللہ صاحب کی تلاوت اور خاکسار کی نظم کے بعد مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس نے قومی یکجہتی کے عنوان پر تقریر کی اور موعود اقوام عالم کے متعلق بشارات کا ذکر کر کے بتایا کہ اسی موعود کے ذریعہ قومی یکجہتی کی بنیاد پڑی ہے اور جملہ پیشوایانِ مذاہب کا احترام آپ نے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق قائم فرمایا۔ دوسری تقریر خاکسار محمد انعام غوری نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر کی خاکسار نے بتایا کہ آپ کی دعویٰ ماموریت سے قبل کی زندگی آپ کی صداقت پر زبردست دلیل ہے۔ اسی طرح جھوٹے مدعی نبوت کے لئے قرآن کریم نے جو سزا مقرر کی ہے اس کا ذکر کر کے بتایا کہ اس رو سے بھی آپ کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ جب کہ آپ نے دعویٰ کے بعد ۲۳ سال سے زائد زندگی پائی۔ اور آخر میں آپ کی ایک دو پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو روز روشن کی طرح پوری ہوئیں اور آپ کی صداقت پر گواہ بنیں۔

تیسری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے پیشوایانِ مذاہب اور امن عالم کے موضوع پر کی آپ نے بتایا کہ یہ جماعت احمدیہ کی خصوصیت ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق جملہ پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم کرتی ہے اور یہی امن عالم کے لئے ذرّین اصل ہے۔ نیز موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو جس زندہ خدا اور زندہ رسول اور زندہ کتاب سے روشناس کرایا اس کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

آخری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور غلط فہمیوں کے ازالہ کے عنوان پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اور مسئلہ وفات مسیح ختم نبوت کی حقیقت اور مسئلہ جہاد کے متعلق قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کی جماعت کے متعلق عوام میں جو غلط فہمیاں علماء کی طرف سے پھیلائی جاتی ہیں ان کا احسن رنگ میں ازالہ فرمایا۔

خطاب محترم صاحبزادہ صاحب

آخر میں صدرِ محترم نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کوئی معمولی دعویٰ نہیں فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کر کے یہ دعویٰ کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاحِ خلق کے لئے اس زمانہ میں آنحضرت صلعم کی غلامی میں اس زمانہ کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ اس پر ایک دنیا آپ کی مخالف ہو گئی۔ ہندوؤں میں بھی آپ کے مخالف ہوئے۔ مسلمانوں میں بھی آپ کے مخالف ہوئے۔ عیسائیوں میں بھی آپ کے مخالف ہوئے۔ گالیوں سے بھرے آپ کو خطوط آتے رہے۔ اسٹیجوں سے آپ کو بُرا بھلا کہا جاتا رہا لیکن آپ فرماتے ہیں ایک طرف ان کی ایذا رسانیاں تھیں دوسری طرف جب میں بستر پر لیٹتا ہوں تو میرا خدا مجھے تسلی دیتا ہے کہ تو گھبرا نہیں میں تیرے ساتھ ہوں۔ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ۔ جو پیغام ہم نے تجھے دیا ہے وہ پہنچاتے جا چنانچہ اس ارشاد کے تحت آپ مخالفتوں کی پرواہ کئے بغیر پیغام الٰہی پہنچاتے رہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ حالت ہے کہ ؎

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

آپ کی جماعت مخالفتوں کے درمیان سے اپنا راستہ ہموار کر رہی ہے اور دنیا کے کونے کونے میں آپ کی آواز پہنچ رہی ہے۔ اور روز افزوں آپ کی جماعت کی ترقی ہو رہی ہے۔

آخر میں آپ نے ہندوستان کی سیکولر حکومت اور اس کے آزادیٔ خیال کے قانون کی سراہنا کرتے ہوئے حکام کا شکریہ ادا کیا اور لمبی اجتماعی دُعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

راجوری کے مختلف طبقوں کے افراد مولوی صاحبان اور پڑھے لکھے تعلیم یافتہ افراد اس جلسہ کی کارروائی کو جلسہ گاہ میں بیٹھ کر اور کوئی باہر کھڑے ہو کر سنتے رہے اللہ تعالیٰ اُن کے قلوب کو کھولے اور صداقت سے روشن فرمائے۔ آمین۔

بیعت رات ڈاک بنگلے میں قیام تھا ایک نوجوان جو جلسہ میں بھی شریک تھا حضرت میاں صاحب سے آکر ملاقات کی اور روتے ہوئے بتایا کہ میں نے آپ کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا ہے اور صداقت مجھ پر آشکار ہو چکی ہے لہٰذا فوری میری بیعت لیں۔ یہ نوجوان پہلے سے ہی جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کرتا رہا تھا اور زیر تبلیغ تھا اس لئے اس کی بیعت لی گئی اور استقامت کے لئے اجتماعی دُعا کی گئی۔ دو ڈاکٹر صاحبان بھی آنمحترم کی ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ کافی دیر تبلیغی گفتگو ہوتی رہی آنمحترم نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دیگر جماعتی لٹریچر بطور تحفہ ان کو عطا فرمایا۔

روانگی برائے قادیان مورخہ ۸؍۴ کی صبح ۷ بجے راجوری سے محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد قادیان کیلئے روانہ ہوئے اور راستہ میں پٹنگس میں خواجہ فضل حسین صاحب کے گھر پر ½ گھنٹہ قیام فرما کر دُعا فرمائی اور اُسی دن قریباً پونے دو صد میل کا سفر طے کر کے رات ۸ بجے دارالامان بخیر و عافیت مراجعت فرما ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت سے اس دورہ کے ہر پہلو سے ۲۳ بابرکت ہو۔ ناور اپنے نتائج ظاہر ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

قادیان میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

بقیہ رپورٹ صفحہ اوّل

موجودہ زمانے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر چلنے والوں نے جہاں عورت کو سینما گھروں کی زینت بنایا ہے وہاں نائٹ کلبوں میں اسے آمدنی کا ذریعہ بھی بنایا ہے۔ لیکن اسلام اور آنحضرت صلعم نے جہاں عورت کے حقوق بحال کئے وہاں اس کی عزت و ناموس کو قائم رکھنے کے لئے اسے پردے جیسی باوقار اور اچھی تعلیم دی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے آنحضرت صلعم کے اقوال پیش کر کے بتایا کہ اگر اس وقت دیگر مذاہب میں عورت کے حقوق دیئے جا رہے ہیں تو یہ بھی اسلام اور آنحضرت صلعم کا ہی احسان ہے۔

چوتھی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی زیر عنوان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعاؤں کے آئینہ میں

ہوئی۔ آپ نے آغاز تقریر میں فرمایا کہ آنحضرت صلعم کی زندگی اور زندگی کا ہر لمحہ مجسّم دعا تھا۔ آپ نے ہر حالت میں عُسر ہو یا یُسر دُعا سے کام لیا۔ آپ نے سورۂ فاتحہ کو اُمّ الدعا کی حیثیت سے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو کثرت سے پڑھنے اور پڑھنے کا حکم دیتے حتیٰ کہ آپ نے فرمایا لا صلوٰۃ الّا بفاتحۃ الکتاب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جیسے عظیم وجودوں کا ظہور آپ نے اسی دعا کے اثر کا نتیجہ بتایا۔ اور بتایا کہ سورۃ فاتحہ کی دعا کے آئینہ کے اندر آنحضرت صلعم کی شکل و صورت ہم سب کو اور بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس رنگ میں نظر آتی ہے۔ یہ امر قابل غور ہے۔ نیز بتایا کہ امام مہدی کے ظہور اور اس کے وقت میں اسلام کے ترقی کرنے کی پیشگوئی اس سورۃ میں کی گئی ہے۔ تقریر کے آخر میں آنحضرت صلعم سے مروی بعض دیگر دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

اس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب ظفر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعیٰ الیک الخلق کالظمآن

میں سے چند اشعار سُنائے۔

پانچویں تقریر مکرم مولوی نور الاسلام صاحب کی زیر عنوان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ

ہوئی۔ آپ نے اسلام سے قبل دُنیا کا نقشہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ظہر الفساد فی البرّ والبحر کے تحت چاروں طرف خرابی ہی خرابی تھی۔ شراب خوری۔ زنا۔ لڑائیاں اور جنگیں کرنا۔ قتل و غارت کرنا یہ لوگوں کا شیوہ تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ ان کی کایا پلٹ دی۔ اور انہیں توحید کا منادی، متقی و پرہیزگار بنا دیا۔ حتیٰ کہ خدا تعالےٰ نے بھی انہیں کہہ دیا کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

اس کے بعد مکرم عبد الرحمٰن صاحب نومسلم نے نہایت خوش الحانی سے

بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجعِ خاص و عام

نظم سنائی۔

بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالےٰ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے نہایت ولولہ انگیز انداز میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایک ایسی بابرکت ذات ہے جو تمام صفاتِ الٰہیہ کی مظہرِ اتم تھی۔ باقی تمام انبیاء خاص قوم اور محدود وقت کے لئے مبعوث کئے جاتے رہے اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی صرف بعض صفات کا مظہر ہوتا۔ بلکہ ان تمام کی بعثت کی غرض یہ تھی کہ وہ لوگوں کے دماغوں کو حضرت خاتم الانبیاء کی بعثت کے لئے تیار کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں ایسی صفات ودیعت کی ہیں جو روشنی اور مشعل کا کام دیتی آئی ہیں۔ اور آئندہ ہر زمانے میں دیتی چلی جائیں گی۔ خواہ دُنیا کتنی ہی ترقی کرتی چلی جائے۔ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کی مکّی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی حیّ و قیّوم کی صفت صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے دُنیا میں وضاحت سے ظاہر ہوئی۔ اس ضمن میں آپ نے بہت سارے مختلف واقعات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس رنگ میں حفاظت فرمائی اور ہر مشکل گھڑی میں آپ کا حافظ و ناصر رہا۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کے نشانات ظاہر فرمائے اور آج تک ظاہر کرتا آ رہا ہے۔ موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو للکارا کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم سے کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا وہ آئیں اور آنحضرت صلعم کے ادنیٰ خادم سے مقابلہ کریں۔

اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیسائیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آؤ اور مجھ سے مقابلہ کر کے دیکھو۔ تم جو کہتے ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نشان نہیں لائے، تم سورۂ فاتحہ کے مضامین کے برابر ہی بائیبل سے مضامین نکال کر بتاؤ، تمہیں پتہ چلے گا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے وہ عظیم الشان نشانات ظاہر فرمائے جو دیگر انبیاء کے ذریعہ ظاہر نہیں کئے۔

آخر میں صدرِ جلسہ کی درخواست پر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے دُعا فرمائی اور ٹھیک پونے ایک بجے دوپہر جلسہ ختم ہوا۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ جلسے کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور ہم سب کو آنحضرت صلعم کے اسوہ پر چلنے اور آپ کے رنگ میں رنگین ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّدٍ واٰلِ محمّدٍ وبارک وسلّم

جناب عامر عثمانی ایڈیٹر تجلّی دیوبند کی پونا میں اچانک وفات

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

خدا کے فضل سے حالیہ مخالفت اور پاکستان اسمبلی کے فیصلہ سے نہ صرف برصغیر ہند و پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کے ایمان زیادہ پختہ ہوئے ہیں بلکہ بیرونی جماعتوں کے اخلاص اور جذبہ خدمتِ دین میں ایسا اضافہ ہوا ہے کہ اس کی تفصیلات سُن کر لطف آ جاتا ہے۔ بہرحال معاندین کی یہ سب کارروائی اپنی خفت اور ہزیمت کو مٹانے کے لئے عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اس کے سوا اس کی تہہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے ۞

رشتہ و ناطہ کی مشکلات

رشتہ ناطہ کی مشکلات کا بہترین حل یہ ہے کہ احباب جماعت اپنے قابل شادی لڑکے اور لڑکیوں کے رشتے طے کرانے میں مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ نظارت امورعامہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ان کے کوائف (مثلاً ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ قومیت۔ پیشہ۔ وغیرہ وغیرہ) نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ نظارت ہذا موزون رشتے طے کرانے میں احباب جماعت کی مدد کر سکے۔ یہ کوائف اپنی جماعت کے امیر یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ اگر آپ کے شہر میں یا دوسری جگہ کوئی ایسا رشتہ ہو جس کو آپ اپنے بیٹے یا بیٹی کے لئے پسند کرتے ہوں تو اُن کے پتہ سے بھی اطلاع دیں۔ نظارت ہذا اس رشتہ کو طے کرانے کے لئے ضروری کارروائی کرے گی۔ بعض احباب اپنی قابلِ شادی لڑکیوں کے کوائف تو نظارت ہذا کو بھجوا دیتے ہیں اور لڑکوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کے لئے موزون رشتہ ہم خود تلاش کر لیں گے۔ یہ طریق درست معلوم نہیں ہوتا ہے۔ اگر نظارت میں صرف قابلِ شادی لڑکیوں کے ہی کوائف ہوں گے تو اُن کے لئے موزون رشتے کہاں سے ملیں گے۔ لہذا قابلِ شادی لڑکے لڑکیوں دونوں کے کوائف بھجوائے جانے ضروری ہیں ۞

ناظر امورعامہ قادیان

تصحیح

بدر مجریہ ۲۷ مارچ (امان) میں صفحہ ۳ پر غلطی سے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۷ تبلیغ (فروری) شائع ہو گیا ہے۔ اصل تاریخ ۱۴ تبلیغ (فروری) ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرما لیں ۞ (ایڈیٹر بدر)

منظوری انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ اعظم النساء صاحبہ
نائب صدر	〃 زاہدہ بانو صاحبہ
جنرل سیکرٹری	〃 امۃ الباری صاحبہ
نائب 〃 〃	〃 امۃ النعیم صاحبہ
سیکرٹری مال	〃 امۃ المنیر صاحبہ
نائب 〃	〃 امۃ الحمید صاحبہ
سیکرٹری تعلیم	〃 محمودہ رشید صاحبہ
نائب 〃 〃	〃 مبارکہ فرحت صاحبہ
سیکرٹری تبلیغ	〃 امۃ النعیم صاحبہ
نائب 〃 〃	〃 زاہدہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری خدمتِ خلق	〃 مبارکہ بیگم صاحبہ
نائب 〃 〃	〃 رضیہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تربیت و اصلاح	〃 محمودہ اکبر جبین صاحبہ
نائب 〃 〃 〃	〃 ظہیر النساء صاحبہ
نگران ناصرات	〃 کبریٰ بیگم صاحبہ
سیکرٹری ناصرات	〃 امۃ العزیز صاحبہ
〃 تعلیم و مالی ناصرات	مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ رانچی

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری 〃	〃 حامدہ سجاد صاحبہ
سیکرٹری مال	〃 آنسہ بیگم صاحبہ
〃 تعلیم	〃 الماس بیگم صاحبہ
نگران ناصرات	〃 بسرہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کالیکٹ

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ سی۔ جی آمنہ بی بی صاحبہ
سیکرٹری 〃 〃	〃 ایم۔ عائشہ بی بی صاحبہ

لجنہ اماء اللہ ارکھ پٹنہ

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ
سیکرٹری 〃 〃	〃 صغریٰ بی بی صاحبہ
〃 مال	〃 〃 〃 〃
〃 تعلیم	〃 ذاکرہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات	〃 〃 〃 〃

لجنہ اماء اللہ مدراس

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری 〃 〃	〃 زاہدہ بیگم صاحبہ
〃 مال	〃 نصرت جہاں بیگم صاحبہ
〃 تعلیم	〃 جمیلہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات	〃 سعیدہ بیگم صاحبہ

تامل زبان جاننے والیوں کے لئے مدراس کی عہدیداران :

عہدہ	نام
نائب صدر لجنہ	محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ
سیکرٹری مال	〃 ناصرہ بیگم صاحبہ
〃 تعلیم و تربیت	〃 بیگم شفاعت صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کوٹ پلہ

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ
نائب صدر 〃 〃	〃 زبیدہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری	〃 آصفہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال	〃 نعیمہ بیگم صاحبہ
〃 تعلیم	〃 بشیرن بی بی صاحبہ
نگران ناصرات	〃 سارہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کینانور

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ ٹی زلیخہ صاحبہ
نائب صدر	〃 ٹی صفیہ بی صاحبہ
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ	〃 ٹی زبیدہ صاحبہ

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

(برائے یکم مئی ۱۹۷۴ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء)

جماعت احمدیہ رانچی (بہار)

عہدہ	نام
صدر	مکرم سید سجاد احمد صاحب
نائب صدر	〃 سید تبریز احمد صاحب

جماعت احمدیہ جڑچرلہ (آندھرا)

عہدہ	نام
صدر و سیکرٹری مال	مکرم محمد ابراہیم خان صاحب

ناظر اعلیٰ قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے !!

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

" خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا رستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو، صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پُوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعائیں بھی کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؁

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۷ اپریل ۷۵ء کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم محمد سلیم صاحب نور بی۔ اے ایڈووکیٹ کٹک ہائیکورٹ ابن مکرم محمد عثمان صاحب نور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس چھتر پور اڑیسہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نوریہ تزئین صاحبہ بی۔ اے دختر مکرم میاں عبدالسمیع خان صاحب بنارس بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم محمد عثمان صاحب نور نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں دیئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین ؁

(خاکسار: جاوید اقبال اختر نائب ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دُعا

(۱) — مکرم عبدالغنی صاحب بلگام کرناٹک سے لکھتے ہیں کہ دمہ کے مرض سے بستر پر گرا ہوا ہوں۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ پانچ روپے اعانتِ بدر میں اور دس روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

(۲) — مکرم تلمیذ الرحمٰن صاحب آف آسام جو ہمارے مخلص نو مبائع دوست مکرم محمد حبیب القادر صاحب منیجر آسام ٹی کارپوریشن لمیٹڈ کے خسر محترم ہیں کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں اور بمبئی میں زیرِ علاج ہیں اُن کی کامل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

شکریۂ احباب اور درخواستِ دُعا

خاکسار کے مُنصف کے لئے ہوئے انٹرویو میں کامیابی پر مبارکبادی کے لئے قادیان کے علاوہ ہندوستان اور بیرونی ممالک کی مختلف جماعتوں سے میرے قابلِ احترام بزرگوں اور عزیز بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے محبت بھرے خطوط کثیر تعداد میں آ رہے ہیں۔ ان تمام مخلصین کی خدمت میں حتی الامکان انفرادی طور پر شکریہ کے خطوط لکھے جا رہے ہیں۔ ساتھ ہی اس اعلان کے ذریعہ بھی خاکسار ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے منصفی کے عہدے پر جلد از جلد فائز ہونے کے سامان فرمائے اور اس سلسلہ کی جملہ متوقع رکاوٹوں کو جلد دور فرمائے نیز دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق دے۔

خاکسار محمد عبدالباقی صدر جماعت احمدیہ پورہ بھاگلپور